سوال

(285) ''طلاق کی نیت سے نکاح'' کے مسئلے میں فضیلۃ الشیخ محمد بن عثیمین کی رائے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے بیرون ملک سفر کا ارادہ کیا کیونکہ وہ معبوث ہے تو اس نے عفت و پاکدامنی کے حصول کے لئے یہ ارادہ کیا کہ ایک معین مدت تک کے لئے نکاح کر لے اور بیوی کو نہ بتائے کہ وہ اسے طلاق دے دے گا تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

طلاق کی نیت سے یہ نکاح دو حالتوں سے خالی نہیں ہے 1۔ بوقت عقد یہ شرط ہو کہ وہ ایک ماہ یا ایک سال یا اپنی تعلیمی مدت کی تکمیل تک شادی کر رہا ہے تو یہ نکاح متعہ اور حرام 2۔ یہ کہ اس کی نیت یہ ہو کہ اسے طلاق دے دے گا البتہ یہ شرط نہ ہو تو حنابلہ کے مشہور مذہب کے مطابق یہ حرام اور عقد فاسد ہے کیونکہ فقہائے حنابلہ یہ کہتے ہیں کہ معنوی بات بھی مشروط ہی کی طرح ہوتی ہے اور نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

((إنما الأعمال بالنيات وإنما لكل امرىء ما نوى)) (صحیح البخاري)

اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لئے صرف وہی ہے جو اس نے نیت کی۔''

''اگر آدمی کسی ایسی عورت سے شادی کرے جسے اس کے شوہر نے تین طلاقیں دے دی ہوں اور اس کی نیت یہ ہو کہ یہ اسے اس کے لئے حلال کرنا چاہتا ہے، لہٰذا شادی کرنے کے بعد اسے طلاق دے دے گا تو یہ نکاح فاسد ہوگا، خواہ اس میں طلاق کی شرط نہ بھی ہو کیونکہ معنوی بات مشروط ہی کی طرح ہوتی ہے اگر نیت تحلیل سے عقد فاسد ہو جاتا ہے تو نیت متعہ سے بھی عقد فاسد ہو جائے گا حنابلہ کا یہی قول ہے۔

اس مسئلہ میں اہل علم کا دوسرا قول یہ ہے کہ یہ صحیح ہے کہ آدمی کسی عورت سے شادی کرے جبکہ اس کی نیت یہ ہو کہ وہ جب اس ملک سے واپس جائے گا تو اسے طلاق دے دے گا، جس طرح لوگ بیرون ملک حصول تعلیم وغیرہ کے لئے جاتے ہیں کیونکہ اس میں طلاق کی شرط نہیں ہوتی ہے اور اس میں اور متعہ میں یہی فرق ہے کہ متعہ کی صورت میں جب مدت مکمل ہو جائے تو میاں بیوی میں علیحدگی ہو جاتی ہے، خواہ شوہر چاہے یا نہ چاہے لیکن یہ صورت اس سے مختلف ہے کیونکہ ممکن ہے کہ وہ طلاق نہ دے اور یہ شادی برقرار رہے شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کا بھی ایک قول یہی ہے۔

میرے نزدیک بھی صحیح بات یہی ہے کہ یہ نکاح متعہ نہیں ہے کیونکہ اس پر متعہ کی تعریف صادق نہیں آتی لیکن میرے نزدیک نکاح کی یہ صورت بھی حرام ہے کیونکہ اس میں عورت اوراس کے وارثوں سے دھوکا ہے اور نبی اکرم ﷺ نے دھوکا اور فریب کو حرام قرار دیا ہے، اگراس عورت کو معلوم ہوکہ یہ مرد اس سے صرف اس مخصوص مدت کے لئے شادی کرنا چاہتا ہے تووہ اس سے کبھی شادی نہ کرے، اس طرح اس کے وارث بھی اس پر کبھی راضی نہ ہوں کوئی انسان خود بھی یہ پسند نہیں کرتا کہ وہ اپنی بیٹی کی شادی کےلئے کسی ایسے انسان سے کرے، جس کی نیت یہ ہوکہ کچھ مدت کے بعد وہ اسے طلاق دے دے گا جب انسان اسےاپنےلئے پسند نہیں کرتا تووہ دوسروں کےلئے اسے کیوں پسند کرتا ہے؟ یہ بات ایمان کے بھی خلاف ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

((لايؤمن أحدكم حتى يحب لأخيه لنفسه)) (صحيح البخاري)

’’تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اپنے بھائی کےلئے بھی وہ پسند نہ کرے جسے اپنےلئے پسند کرتا ہو۔‘‘

میں نے سنا ہے کہ بعض لوگوں نے اس قول کوایک ایسے کام کےلئے ذریعہ بنالیا ہے کہ جس کا کوئی بھی قائل نہیں ہے اوروہ یہ کہ وہ ان ملکوں میں جاتے ہی صرف شادی کےلئے ہیں جب تک چاہتے ہیں اس بیوی کے ساتھ رہتے ہیں اورپھر جب اپنے ملک واپس لوٹتے ہیں تو اسے طلاق دے دیتے ہیں، لہٰذا اس مسئلہ میں یہ بہت خطرناک صورتحال ہے، اس لئے بہتر یہی ہے کہ اس کا دروازہ بند کردیا جائے کیونکہ اس میں دھوکا اور فریب بھی ہے اورپھر اس سے بے حیائی اور بدکاری کا دروازہ بھی کھلتا ہے، لوگ جاہل ہیں اور اکثر لوگوں کی خواہش نفس انہیں حدود الٰہی پامال کرنے سے نہیں روکتی۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب النکاح : جلد 3 صفحہ 265

محدث فتویٰ